

ہے ازل سے روانی آغاز
ہو ابد تک رسائی انجام !

(۳)

بہادر شاہ کی مدح میں

۱۔ شرح : ہاں عید کے نئے چاند ! اُس کا نام بھی تو بتا دے جسے
تو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے۔

نئے چاند میں ختم ہوتا ہے اور کوئی جھک کر سلام کرے تو اس کی صورت
ہلال جیسی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہا ہلال جھک کر سلام کر رہا ہے۔

۲۔ ۳۔ ۴۔ شرح : تو دودن صبح کے وقت نظر آیا۔ تیرا ہی انداز
تھا اور ایسا ہی نازک اور باریک تھا، لیکن دودن کہاں غائب رہا ہے ہلال
جواب دیتا ہے کہ میں گردشِ ایام کی وجہ سے مجبور تھا۔ اڑ کر کہاں چلا جاتا،
آسمان نے تو تاروں کا جال بچھا رکھا تھا اور میرے لیے اڑنے کی گنجائش
ہی نہ تھی۔

رمضان یا ہر قمری مہینے کی چھبیسویں تاریخ کو صبح کے وقت چاند دیکھتے
ہیں۔ اگر نظر آجائے تو گمانِ غالب ہو جاتا ہے کہ انتیس کا چاند ہو گا۔ اگر
ستائیسویں تاریخ کو بھی نظر آجائے تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ سینتیس کا ہے اور
تیسویں کو نیا چاند طلوع ہو گا۔ گویا نئے مہینے کا چاند دودن صبح کو بہت باریک
نظر آتا ہے اور دودن بالکل نظر نہیں آتا۔ یہی مصنون میرزا نے ان شعروں
میں پیش نظر رکھا ہے۔ چاند نے بتا دیا کہ میں اڑ کر تو کہیں جا نہیں سکتا تھا، کیونکہ